قرآن میں شفاعت کا عقیدہ

مسلم عباس*

کلیدی کلمات: شفاعت، عقیدہ، قرآن، آیات، شرک۔

خلاصہ

شفاعت کا عقیدہ مسلمانوں کا اپنا بنایا ہوا عقیدہ نہیں بلکہ خدا کا قرآن میں بیان کیا ہوا عقیدہ ہے۔ دراصل، جن لوگوں نے شفاعت کے عقیدے کو ٹھکرایا ہے انہوں نے قرآن کریم کی ان آیات پر کوئی توجہ نہیں دی جن سے شفاعت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔ شفاعت کے عقیدہ کو ٹھکرانے کی ایک اور بڑی وجہ اسلامی اصطلاحات کو درست درک نہ کرنا ہے۔ اور خود اس غلطی کا موجب علوم دین کو اہل بیت علیہم السلام سے حاصل نہ کرنا ہے۔ اس مقالہ میں بحث کا محور یہ ہے کہ جب خدا نے خود قرآن میں کہہ دیا کہ میرے اذن سے بعض افراد بعض دوسرے افراد کی شفاعت کر سکتے ہیں تو یہ کہنا کہ شفاعت کا عقیدہ رکھنا، شرک ہے، دراصل، قرآن پر اعتراض ہے۔ مقالہ ہٰذا میں اس مسئلہ پر قرآن کریم کی مجموعی آیات کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

---

* ۔ فاضل قم، محقق علوم اسلامیہ، مدرسہ امام خمینیؒ قم۔

مقدمہ

اس وقت مسلمانوں میں عقیدہ شفاعت ایک اختلافی موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو علماء عقیدہ شفاعت کو قبول کرتے ہیں وہ قرآن اور احادیث سے دلائل دیتے ہیں اور جو علماء اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ زیادہ تر قرآن سے دلائل دیتے ہیں اور جو احادیث عقیدہ شفاعت کو بیان کرتی ہیں ان کو جعلی قرار دیتے ہیں یا ان کی تاویل کر دیتے ہیں اور عقیدہ شفاعت کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کی وجہ چند آیات ہیں جن سے انہوں نے اپنا عقیدہ بنالیا ہے۔

لیکن یہاں یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ اگر کوئی عقیدہ شفاعت کو قبول کرتا ہے تو قطعاً وہ شرک کا مرتکب نہیں ہوتا، مخالفین حداکثر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا عقیدہ درست نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عقیدہ شفاعت کو بالکل قبول نہیں کرتا تو ہم اسے جہنمی نہیں کہہ سکتے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی معرفت بہت کم ہے۔

اس تحقیق میں ہم فقط آیات قرآن کے ذریعے بیان کریں گے کہ قرآن عقیدہ شفاعت کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ عقیدہ شفاعت کا فائدہ کیا ہے اور جو افراد آیات قرآن سے استدلال کرکے عقیدہ شفاعت کو شرک یا حرام سمجھتے ہیں ان کا بھی آیات قرآن کے ساتھ جواب دیا جائے گا کہ انہوں نے آیات قرآن کو درست نہیں سمجھا۔

شفاعت لغت میں

(ش ف ع) کے مادے سے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ اس مادے کے "مشتقات شَفَعَ یَشْفَعُ شَفَاعَةً شَافِعٌ وشَفِیعٌ، والْمُشَفِّعُ: الذی یقبل الشّفاعة، جو شفاعت کو قبول کرتا ہے۔ والْمُشَفَّعُ الذی تُقْبَل شفاعته، جس سے شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ جس کا معنی جفت، عربی کے لفظ وتر (طاق) کے مقابلے میں آتا ہے۔ جیسے سورہ فجر کی تین نمبر آیت میں ہے۔

والشفع والوتر (1) (قسم ہے جفت اور طاق کی) شئ کا اس کی مثل میں ضم ہونا، (2) ایک شئ کو دوسری شئ میں ضم کرنا یا ملانا، (3) دو اشیاء کو ملانا (4)، کسی مطلوب کو حاصل کرنے کے لیے دو اشیاء کو ملانا تاکہ نتیجہ حاصل ہو۔ (5)

جمع بندی: مادہ (ش ف ع) کا معنی حقیقت میں جفت ہے۔ لیکن جب یہ مصدر میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی شفاعت، تو اس کا مطلب جو التحقیق میں بیان کیا گیا نزدیک تر ہے کہ کسی مطلوب کو حاصل کرنے کے لیے دو اشیاء کو ملانا تاکہ نتیجہ حاصل ہو۔

شفاعت کا لفظ اصطلاح میں

ایک مخلوق کا دوسری مخلوق کو خیر پہنچانے یا شر کو دور کرنے کے لیے خدا کے درمیان واسطہ بننا، چاہے دنیا میں ہو یا آخرت میں شفاعت کہلاتا ہے۔ (6)

شفاعت, مجرم میں اس طرح سے تحول اور تبدیلی ایجاد کرنا کہ جس عذاب کا وہ مستحق تھا اس سے وہ عذاب دور ہو جائے اور اسے سزا کے دائرے سے نکال دے۔ (7)

کسی شخص کے حق میں شفاعت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ شخص ان ضروری صلاحیتوں سے محروم ہو جو بہشت میں لے جانے کے لیے ضروری ہیں اور اس کے حق میں شفاعت قبول ہو جائے؛ تشریعی شفاعت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ سزاؤں کا اسلامی قانون باطل کردیا جائے یا کسی سزا کے مستحق مجرم پر قانون کا اطلاق نہ ہو بلکہ شفاعت کے معنی یہ ہیں کہ مجرم کی حالت کو بدل دیا جائے اور سزا کا استحقاق اس سے سلب کیا جائے اور وہ عفوِ خداوندی کا اہل ہو جائے۔ (8)

حقیقی شفاعت اور باطل شفاعت میں فرق

حقیقی شفاعت اللہ سے شروع ہوتی ہے اور گنہگار پر ختم ہوتی ہے اور باطل شفاعت [سفارش] میں یہ سلسلہ گنہگار سے شروع ہوتا ہے۔ حقیقی شفاعت میں اللہ خود وسیلہ یعنی شفیع مقرر فرماتا ہے جبکہ باطل شفاعت میں مشفوع لہ یعنی گنہگار، شفیع کو متحرک کردیتا ہے۔ شفیع کو اللہ تعالی وسیلہ قرار دیتا ہے اور خدا ہی ہے جس نے وسیلے کو وسیلہ قرار دیا ہے۔ (9)

عقیدہ شفاعت اور عقیدہ توسل میں فرق

توسل: ایک فرد جو معصوم علیہ السلام سے شفاعت کی درخواست کرتا ہے اور انہیں خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجات کی قبولی کے لیے وسیلہ قرار دیتا ہے۔ جبکہ شفاعت میں فرد نہیں بلکہ معصوم علیہ السلام اللہ سے درخواست کرتا ہے کہ شفاعت مانگنے والے کو بخش دے۔

عقیدہ شفاعت قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں عقیدہ شفاعت کو بیان کرنے والی آیات چار قسم کی ہیں۔ کل آیات جن میں شفاعت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ 31 ہیں۔ یہاں ہم فقط چند آیات پیش کرتے ہیں۔

وہ آیات جو مطلقاً عقیدہ شفاعت کی نفی کرتی ہیں۔

وَاتَّقُواْ يَوْماً لاَّ تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً وَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلاَ هُمْ يُنصَرُونَ۔ (10)

ترجمہ: "اور اس دن سے بچنے کا سامان کرو جب نہ کوئی دوسرے کو کوئی فائدہ پہنچا سکے گا اور نہ کسی کی شفاعت (یا سفارش) قبول ہوگی اور نہ کسی کا کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی۔"

وَ اتَّقُواْ يَوْمًا لَّا تجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيًا وَ لَا يُقْبَلُ مِنهْا عَدْلٌ وَ لَا تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَ لَا هُمْ يُنصَرُون۔ (11)

ترجمہ: "اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کسی کا فدیہ نہ ہوسکے گا اور نہ کوئی معاوضہ کام آئے گا نہ کوئی سفارش ہوگی اور نہ کوئی مدد کیا جاسکے گا۔"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَنفِقُواْ مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَّ بَيْعٌ فِيهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَلاَ شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ (12)

ترجمہ: "اے ایمان لانے والو جو کچھ ہم نے تم کو روزی دی ہے اس میں سے خیرات کرو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی اور نہ سعی سفارش (شفاعت) اور کافر لوگ خود ہی ظلم کرنے والے ہیں۔"

وہ آیات جو شفاعت کو صرف اللہ کی ذات سے مختص کرتی ہیں۔

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُواْ إِلَى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلاَ شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُون (13)

ترجمہ: "اور آپ اس کتاب کے ذریعہ انہیں ڈرائیں جنہیں یہ خوف ہے کہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اس کے علاوہ کوئی سفارش کرنے والا یا مددگار نہ ہوگا شاید ان میں خوف خدا پیدا ہو جائے۔"

وَ ذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ نَفْسُ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَ لَا شَفِيعٌ وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا (14)

ترجمہ: "اور ان کو یاد دہانی کراتے رہو کہ مبادا کوئی شخص اپنے کئے کی بنا پر ایسے عذاب میں مبتلا ہو جائے کہ اللہ کے علاوہ کوئی سفارش کرنے والا اور مدد کرنے والا نہ ہو اور سارے معاوضے اکٹھا بھی کردے تو اسے قبول نہ کیا جائے۔"

اللَّهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ۔ (15)

ترجمہ: " اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر برقرار ہوا اور اسے چھوڑ کر تمہارا نہ کوئی مالک ہے اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا تو کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟"

قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعاً لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (16)

ترجمہ: "کہئے کہ شفاعت پوری کی پوری اللہ کے قبضے میں ہے اسی کے لیے مخصوص ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔"

بعض آیات دوسروں کے لیے بھی شفاعت کو جائز قرار دیتی ہیں

مَن ذَا الَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاء (17)

ترجمہ: "کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے. وہ جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے سب کو جانتا ہے اور یہ اس کے علم کے ایک حصّہ کا بھی احاطہ نہیں کرسکتے مگر وہ جس قدر چاہے۔"

يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُواْ لَنَا (18)

ترجمہ: "جو لوگ پہلے سے اسے بھولے ہوئے تھے وہ کہنے لگیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے رسول صحیح ہی پیغام لائے تھے تو کیا ہمارے لئے بھی شفیع ہیں جو ہماری سفارش کریں؟"

وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ۔ (19)

ترجمہ: " اور اس کے یہاں شفاعت فائدہ نہیں دیتی مگر اس کی جسے وہ اجازت دے، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے اضطراب دور کر دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ وہ کہیں گے کہ اس نے حق کہا تھا اور وہ اونچا ہے، بہت بڑا۔"

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (20)

ترجمہ: " اللہ ان باتوں کو جانتا ہے جو ان کے روبرو اور جو ان کے پس پردہ ہیں اور وہ فقط ان لوگوں کی شفاعت کر سکتے ہیں جن سے اللہ راضی ہے اور وہ اللہ کی ہیبت سے ہراساں رہتے ہیں۔"

بعض آیات شفیع (شفاعت کرنے والے) کی شرائط بیان کرتی ہیں

1. خدا کے پاس عہد رکھتے ہوں گئے:

لَّا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَانِ عَهْدًا (21)

ترجمہ: "کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے رحمٰن سے عہد لیا ہو۔"

2. خدا کی طرف سے اذن رکھتے ہوں گئے:

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَانُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (22)

ترجمہ: " اس روز شفاعت کسی کو فائدہ نہ دے گی سوائے اس کے جسے رحمٰن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند کرے۔"

3. خدا پر ایمان اور بندوں کے اعمال سے آگاہی رکھتے ہوں گئے:

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شهدَ بِالْحَقِّ وَهمْ يَعْلَمُون (23)

ترجمہ: "اور اس کے علاوہ جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سفارش کا بھی اختیار نہیں رکھتے ہیں.....۔ مگر وہ جو علم کے ساتھ حق کی گواہی دینے والے ہیں۔"

چاروں اقسام کی آیات کا نچوڑ

ان تمام آیات کو سامنے رکھ کر یہ نتیجہ آسانی سے لیا جا سکتا ہے۔ کہ شفاعت ہر کسی کو شامل نہیں ہو گی بلکہ جس کی شفاعت کی جائے گی اس میں بھی کچھ صلاحیت ہونی چاہیے جو لوگ دنیا میں ضد، ہٹ دھرمی اور عناد اور ظلم اور شرک کے ساتھ دنیا سے جائیں گے۔ ان کی شفاعت خدا بھی نہیں کرے گا۔ اس لیے کچھ آیات مطلّقاً شفاعت کی نفی کرتی ہیں۔

شفاعت کا اصلی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور وہی اس کا حق رکھتا ہے۔ اگر دوسرے اللہ کے نیک بندے کچھ افراد کی شفاعت کریں گئے وہ بھی اللہ کی رضایت اور اذن سے کریں گے۔ اس لیے کچھ آیات شفاعت کو اللہ کے ساتھ مختص کرتی ہیں اور کچھ غیر اللہ کو بھی شامل ہیں۔ جہاں بھی غیر اللہ کی شفاعت کی بات آئی وہاں ساتھ اللہ کے اذن اور رضایت کا بھی ذکر ہوا۔ کوئی بھی شفیع، اللہ کی ذات سے بے نیاز ہو کر مستقلا شفاعت نہیں کر سکتا۔ کچھ آیات میں شفاعت کرنے والوں کی شرائط بھی بیان ہوئی ہیں۔

ان شرائط سے پتہ چلتا ہے کہ شفاعت کرنے والے فقط نبی علیہ السلام و معصومین علیہ السلام نہیں بلکہ عام مومنین جو عالی درجہ پر ہوں گئے وہ بھی شفاعت کر سکیں گئے۔ کچھ لوگوں کی شفاعت نبی، معصومین علیہ السلام، شہداء، علماء یا اعلی درجہ پر فائز مومنین کریں گئے۔ کچھ افراد ایسے بھی ہوں گئے جن کا شفاعت کرنے والا نہیں ہو گا، تو ان کی شفاعت خدا خود کرے گا۔ (24)

شفاعت کی راہ میں رکاوٹیں

بعض روایات اور آیات قرآن کے مطابق بعض افراد اور گروہ شفاعت سے محروم رہیں گئے۔ کافر، مشرک، دشمنان اہل بیت علیہ السلام، شفاعت کی تکذیب کرنے والے، خائن، نماز کو کم اہمیت دینے والے، علی علیہ السلام کی ولایت کا انکار کرنے والے، اور منافقین شفاعت سے محروم رہیں گے۔ خدا بھی ان کی شفاعت نہیں کرے گا۔ (25)

عقیدہ شفاعت کا فائدہ

ایسا نہیں کہ جو لوگ عقیدہ شفاعت رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے، وہ برابر ہیں۔ اور عقیدہ شفاعت رکھنے والوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوگا، اگر ایسا ہوتا تو خدا 31 بار اس عقیدہ کو بیان نہ کرتا۔ اس عقیدے کے چند فوائد ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔

1۔ انسان کے کمال میں میں نواقص کی تکمیل

ہر انسان اپنے حساب سے اپنے کمال تک پہنچنے میں کچھ نقائص رکھتا ہے جس کے لیے اسے شفاعت کی ضرورت ہو گی۔ شفاعت کے ذریعے وہ ان مقامات کو کشف کر سکے گا جو وہ خود حاصل نہیں کر سکا تھا۔ چونہ شفاعت فقط گنہ کاروں کی ہی نہیں بلکہ درجات کی بلندی کے لیے بھی شفاعت ہو گی۔ بعض افراد چھوٹے سے گناہ کی وجہ سے بلند مقام پر پہنچنے سے محروم ہو جائیں گئے۔ اس لیے شفاعت ان کو بھی فائدہ دے گی۔

2۔ امید کا اضافہ ہونا

انسان خطا کا پتلا ہے۔ اور اکثر انسان اگر اپنے آپ پر غور کرے تو اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ وہ جنت کا مستحق نہیں۔ بعض دفعہ ممکن ہے انسان کچھ گناہ کرنے کے بعد اپنا محاسبہ کرے اور ناامید ہو جائے تو اس وقت زیادہ امکان ہوتا ہے کہ وہ شیطان کے نرغے میں چلا جائے۔ کہ ویسے بھی جہنم میں جانا ہے دنیا تو عیش سے گزاروں۔ لیکن عقیدہ شفاعت اسے بار بار امید دلاتا ہے کہ اب بھی اپنی اصلاح کرے تو بخشش کے امکانات ہیں۔

3۔ اولیائے الٰہی کے ساتھ روحانی رابطہ برقرار کرنے کی کوشش

جو شخص شفاعت کی امید رکھتا ہے اس کا ضمیر اسے بار بار اولیاء خدا کی طرف لے جاتا ہے کہ ان سے ارتباط برقرار کرے۔ اور ایسے افعال انجام دے کہ ان کی شفاعت کا مستحق قرار پائے۔

4۔ گناہوں سے دوری

جو لوگ عقیدہ شفاعت رکھتے ہیں اُنہیں اُن کا ضمیر برے اعمال پر ملامت کرتا رہتا ہے کہ کہیں ایسا کام انجام نہ دے کہ شفاعت سے بھی محروم ہو جائے۔

عقیدہ شفاعت سے متعلق شبہات اور ان کا جواب

جو لوگ شفاعت کو شرک کہتے ہیں اور شفاعت کے بالکل منکر ہو گئے ہیں، ان کو ان آیات سے شبہہ ہوا جو مطلّقا شفاعت کی نفی کرتی ہیں اور وہ آیات جو فقط شفاعت کو اللہ سے مختص کرتی ہیں۔ لیکن وہ آیات جو یہ کہتی ہیں کہ اللہ کے اذن اور رضایت سے دوسرے بھی شفاعت کر سکتے ہیں۔ اور وہ آیات جو شفاعت کرنے والوں کی شرائط بیان کرتی ہیں۔ انہوں نے ان پر توجہ نہیں کی۔ یہاں پر ہم شفاعت سے متعلق چند شبہات ذکر کرتے ہیں۔

عقیدہ ٔشفاعت کی مشرکین کے عمل سے تشبیہ

منکرین شفاعت کی دلیل یہ ہے کہ خداوند متعال نے قرآن کریم میں عصر رسالت کے مشرکین کو اس لئے کافر قرار دیا کہ وہ غیر اللہ سے شفاعت طلب کرتے تھے۔ چونکہ قرآن کہتا ہے۔ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَـؤُلاء شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّهِ" (26) ترجمہ: "وہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ انہیں نفع پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہماری شفاعت کرنے والے ہیں۔"

منکرین شفاعت کی اس دلیل کے جواب میں درج ذیل چند امور کا ایک ساتھ خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر ان امور پر توجہ دی جائے تو مذکورہ بالا دلیل کا جواب مل جاتا ہے۔ یہ امور درج ذیل ہیں:

الف) آیت کا مفہوم

اس میں شک نہیں ہے کہ عصر رسالت کے مشرکین اپنے بتوں اور معبودوں کے لئے شفاعت کے قائل تھے؛ تاہم اس آیت میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ ان بتوں کی پوجا اور عبادت بھی کرتے تھے اور ان کے لئے مقام شفاعت کے بھی قائل تھے (اور پھر وہ بتوں سے شفاعت مانگتے تھے چنانچہ بتوں سے شفاعت مانگنا اور ان کی پرستش کرنا دونوں قابل مذمت ہیں) اور اگر شفاعت کا عقیدہ بندگی اور عبودیت کے ہمراہ ہو تو یہ شرک ہے۔ اگر شفاعت کا عقیدہ عبودیت اور بندگی کے ساتھ نہ ہو تو قطعاً شرک نہیں۔

ب) خدا کا حق شفاعت دینا

اگر شفاعت کا عقیدہ شرک ہے تو خدا قطعاً شرک کا حکم نہیں دے سکتا۔ حقّ شفاعت کا عقیدہ ایسی ہستیوں کے بارے میں جنہیں یہ حق اللہ تعالی نے عطافرمایا ہے اور وہ اللہ کے اذن سے اپنا یہ حق استعمال کرتے ہوں وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ۔ (27) ترجمہ: "اور وہ شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جس سے وہ راضی وخوشنود ہو" (اور اس کے حق میں ہونے والی شفاعت کو پسند کرے) تو اس کا کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا؛ اور پھر دنیا کا کوئی بھی مسلمان شفیعوں، شفعاء کے لئے الوہیت وربوبیت کا قائل نہیں ہے اور ان کا عقیدہ اور عمل آیت مذکورہ میں مشرکین کے عمل سے مشابہت نہیں رکھتا۔

ج) والدین کے ہاتھ یا بچوں کو چومنا

تمام مسلمان والدین کے ہاتھ چومنے اور بچوں کو چومنے کو شرک نہیں کہتے اور نہ اسے عبادت سمجھتے ہیں۔ چونکہ الوہیت اور ربوبیت کے عقیدے کے بغیر فقط چومنے سے شرک کا عنوان صدق نہیں آتا۔ اسی طرح جب شفاعت کے عقیدے میں الوہیت اور ربوبیت نہیں آتی اس پر بھی شرک کا عنوان صدق نہیں آتا۔

د) بت نفع وضرر کے مالک نہیں

بت لکڑی اور پتھر کے بنے ہوئے ہوتے تھے اور انہیں اللہ کی طرف سے نفع وضرر پہنچانے کا اذن نہیں ملا تھا اور یہ بت پرستوں کا دعوی تھا جو ان پتھروں اور لکڑیوں کے لئے تاثیر کے قائل تھے اور یہ تصور اللہ کے اذن سے شفیعوں کی شفاعت کی تاثیر سے مکمل طور پر مختلف ہے۔ سورۂ یونس کی آیت ۱۸ میں خداوند متعال بت پرستوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: "تم بتوں کے لئے اس مقام و منزلت کے قائل ہو جو میں نے انہیں دیا، کیا تم اس عمل سے خدا کو کسی چیز (بتوں کی تاثیر) کی خبر دینا چاہتے جس کی اس کو خبر نہیں ہے؟

اور یہ عمل اولیائے الہی سے شفاعت مانگنے کے عمل سے مختلف ہے نیز اس آیت کریمہ میں شفاعت کی درخواست کے بارے میں بات نہیں ہوئی بلکہ موضوع کلام اس آیت میں بتوں سے شفاعت کا عقیدہ رکھنا ہے؛ خداوند متعال نے ارشاد فرمایا ہے: وَيَقُولُونَ هؤُلاء شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللّهِ"۔ ترجمہ:

"یہ (بت) اللہ کے یہاں ہماری شفاعت کرنے والے ہیں۔" یہ نہیں فرمایا کہ : يَقُولُونَ اِشْفَعُوا لَنا عِنْدَ اللّٰهِ " (وہ بتوں سے کہتے ہیں کہ "اللہ کے یہاں ہماری شفاعت کرو")

غیر خدا سے شفاعت مانگنا شرک ہے۔

شفیع سے شفاعت طلب کرنا غیر اللہ سے دعا کرنے کے مترادف ہے اور یہ "شرک فی العبادہ" ہے۔ کیونکہ خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے : فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً"۔ (28) ترجمہ: "پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت بلاؤ [مت پکارو یا کسی اور سے دعا مت کرو)"۔
محمد بن عبد الوھاب نے اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ شفیعان کو حق شفاعت حاصل ہے لیکن اس آیت کی روشنی میں ان سے شفاعت طلب کرنا حرام ہے۔ (29)

جواب:

الف) مع کا معنی اور آیت کا مفہوم

اس آیت میں معیت سے نہی کا عنصر ہے یعنی کسی کو اللہ کے برابر اور ہم رتبہ اور ہم شان اور متوازی وجود مت سمجھو۔ اس آیت کا خطاب ان مشرکین سے ہے جو واسطوں کے لئے علیحدہ اور مستقل شان و منزلت کے قائل تھے۔ اس آیت میں اگر غیر اللہ سے درخواست شرک ہے تو افراد [شافعین] کی حیات و ممات میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہئے اور حیات میں بھی رسول خدا ﷺ ا اور دوسروں کو پکارا جائے تو وہ بھی شرک کے دائرے میں آنا چاہیے۔ جبکہ سب پیامبر صلی اللہ والہ وسلم کو حیات میں پکارتے تھے اور سب قائل بھی ہیں کہ حیات میں پکارا جاسکتا ہے، اختلاف دنیا سے جانے کے بعد میں ہے۔

ب) مفہوم شرک و شفاعت کا شرک سے خارج ہونا

سب سے پہلے ہمارے لئے مفہوم شرک اور توحید کو سمجھنا ضروری ہے۔ شرک اس وقت لازم آتا ہے جب کسی چیز کی الوہیت و ربوبیت پیش نظر ہو اور کسی شخص یا چیز کو خدا سے مستقل دیکھا جائے۔ جب کہ ہمارا عققیدہ قطعاً یہ نہیں کہ ہم شفیعان کے لیے اس کے قائل ہوں کہ شفیعان ان کی بھی شفاعت کریں گئے جن سے اللہ راضی نہیں اور ان کے پاس خدا سے ہٹ کر مستقلا شفاعت کا ایک منصب ہے۔ یا خدا، شفیعان کو شفاعت کا منصب دے کر نعوذ باللہ خود بے نیاز ہو گیا ہے۔

ج) تمام مسلمانوں کا ایک دوسرے سے دعا طلب کرنا

دنیا میں موجود تمام مسلمان متفقہ طور پر دوسروں سے دعاء کی درخواست کو جائز سمجھتے ہیں، اور دوسروں سے درخواست کرتے بھی ہیں جبکہ سورہ جن کی آیت نمبر 18 کے مطابق، جس طرح شفاعت کے منکرین نے مفہوم لیا، کہ غیر اللہ کو نہ پکارو، تو اس میں دعا بھی آ جاتی ہے۔ لیکن عملا سب مسلمان ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ دعا کرنا یا عربی میں "اُدعُ لی"، (میرے لئے دعا کرنا)،

د) شفاعت کے عقیدے کا خدا کے اذن اور حکم سے ہونا

جب اللہ نے کہا کہ خدا کے حکم اور اذن سے دوسرے بھی شفاعت کر سکتے ہیں تو یہ بات ختم ہو جاتی ہے کہ کہ دوسرے نہیں کر سکتے۔ مثلا بقرہ 255 ا، زمر 44 ا میں خدا نے کہا ہے کہ اس کے اذن سے دوسرے بھی شفاعت کریں گئے۔خدا کی طرف شفاعت کا اذن رکھنے والے شفیعوں سے شفاعت کی درخواست کرنا بھی مُجاز ہے جس کے لئے درخواست کرتے وقت کہنا پڑے گا: "إشْفَع لی عِندَ اللہِ" (درگاہ خداوندی میں میری شفاعت کرنا)۔

خداوند متعال گناہوں کی مغفرت و بخشش کی خاطر لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ رسول خدا ﷺ سے درخواست کریں کہ ان کے لئے طلب مغفرت کریں؛

"وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَآؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّهَ تَوَّاباً رَّحِيماً"۔(30)

ترجمہ: "اور جب انہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی تھی، اگر آپ کے پاس آتے اور پھر اللہ سے بخشش طلب کرتے اور پیغمبر ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے تو اللہ کو پاتے بڑا توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان۔"

بعض لوگوں نے اس آیت کی یوں توجیہ کرنے کی کوشش کی ہے: "انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ وعلیہ وسلم کی ذات کو اذیتیں پہنچائی تھیں اور ان پر آپ سے معافی مانگنا اور معذرت کرنا لازم تھا! لیکن اگر اسی آیت میں تھوڑا سے غور کیا جائے تو اس بات کی خطا کا پتہ چل جاتا ہے: "اگر رسول اکرم ﷺ کو اپنے حق سے گذرنا اور اذیت پہنچانے والوں سے درگذر کرنے کا مسئلہ درپیش ہوتا تو آیت میں خدا یہ فرماتا کہ "وَغَفَرَ لَهُمُ الرَّسولُ "اور رسول خدا نے انہیں بخش دیا) حالانکہ آیت میں ارشاد ہے :

"وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسولُ۔ ترجمہ: "اور رسول خدا نے ان کے لیے طلب مغفرت کی۔"

شفاعت صرف اللہ کے لئے مختص ہے، غیر اللہ کو حق شفاعت حاصل نہیں۔

منکرین شفاعت کا کہنا ہے کہ قرآن پاک نے شفاعت کو خدا کا حقّ خاص [اور امتیازی خصوصیت] قرار دیا ہے۔ قُل لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیعاً۔(31) " ترجمہ: کہئے کہ شفاعت پوری کی پوری اللہ کے اختیار میں ہے۔ چنانچہ شفاعت کی درخواست صرف اور صرف اللہ تعالی کی ذات سے ہونی چاہئے۔

جواب :

جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا کہ شفاعت کا مالک اصلی فقط خدا ہے دوسرے شفیع اگر شفاعت کریں گے تو وہ بھی اللہ کے حکم اور رضایت سے کریں گے۔ لیکن یہ حقیقت ہرگز انبیاء، اوصیاء اور معصومین علیہم السلام کے لئے حق شفاعت کے قائل ہونے کے منافی نہیں ہے کیونکہ ان کی شفاعت مستقل نہیں ہے، بلکہ خدا کے اذن و مشیت سے مشروط ہے؛ جیسا کہ دوسرے امور و معاملات میں بھی یہی قاعدہ جاری و ساری ہے۔ خود اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے علاوہ دوسرے بھی شفاعت کریں گے۔

عقیدہ شفاعت، گناہ کی جرائت کا پیدا کرتا ہے!

عقیدہ شفاعت کے بعض منکر کہتے ہیں کہ عقیدہ شفاعت کے باعث انسان میں گناہ کی جرائت پیدا ہو جاتی ہے اور شفاعت کا عقیدہ گنہگاروں اور مجرمین میں سرکشی کی روح کو زندہ کرتا ہے؛ لہٰذا عقیدہ شفاعت اسلامی شریعت اور دیگر شرائع کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔

جواب

الف) توبہ کا عقیدہ بھی عقیدہ شفاعت کی طرح ہے

توبہ کا عقیدہ بھی گناہوں کی بخشش کا سبب بنتا ہے اور توبہ سے بھی گناہوں کی طرف جرات ہو سکتی ہے۔ تو کیا ہم یہ عقیدہ بنالیں کہ توبہ کا عقیدہ شرعی نہیں؟ کیا ہم اپنے عقائد، ان کے نتائج دیکھ کر بناتے ہیں؟ ہرگز ایسا نہیں۔

ب) شفاعت کا مستحق ہونا

یہ اس صورت میں درست تھا کہ ہم کہیں کہ دنیا میں جو مرضی کرو شفاعت ہو جائے گی۔ جبکہ ہم نے بیان کیا کہ شفاعت کرنے والے کے لیے بھی شرائط ہوں گی اور جس کی شفاعت کی جاتی ہے اس کی کچھ شرائط ہیں۔ اس طرح تو الٹا انسان گناہوں سے دور ہوگا تاکہ شفاعت کا مستحق ہو۔ شفاعت کے فائدے میں

اس کی وضاحت بھی کی کہ شفاعت کا عقیدہ انسان کو خدا کے قریب کرتا ہے۔

خدا اور انسان کے درمیان واسطے کی ضرورت نہیں

منکرین شفاعت کا کہنا ہے کہ خداوند متعال انسان سے انسان کی شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے۔ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (32) ترجمہ: " اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ " خداوند متعال اپنی مخلوقات پر سب سے زیادہ مہربان ہے، تو پھر ہم کیوں کسی اور کا سہارا لیں اور کیوں غیر اللہ سے کوئی درخواست کریں؟ کیونکہ اللہ فرماتا ہے۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (33) ترجمہ: " جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں۔"

جواب:

الف) خدا کا وسیلہ قرار دینا اور انعام دینا

یہ صحیح ہے کہ خدا ہم سے ہماری رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے، لیکن خلقت بشر کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اللہ تعالی انسان کے ساتھ براہ راست گفتگو کرنے کی بجائے پیغمبروں کو ان کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمائے اور اسی حکمت کا ہی تقاضا تھا کہ ان رسولوں اور ہادیوں کا رتبہ اور ان کی منزلت کو انسانوں کے نزدیک بلندی عطا کرے اور انہیں خطا و گناہ سے عصمت عطا کی تاکہ انسان ان کا اتباع کریں اور انہیں بعض ظاہری مراتب و مدارج بھی عطا فرمائے تاکہ لوگوں کے دلوں اور نظروں میں اللہ کے مراتب زیادہ سے زیادہ واضح و روشن ہوں اور ان کے قلوب اللہ کے ان نمائندوں کی جانب مائل ہوں۔ اسی طرح غیر اللہ سے عقیدہ شفاعت در حقیقت اللہ کے انعاموں میں سے ایک انعام ہے۔ جو خدا اپنے بندوں کو دکھانا چاہتا ہے۔

ب) خدا کا خود واسطہ کا اذن دینا اور واسطہ کو زیادہ موثر قرار دینا

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بعض مواقع پر اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی حاجات کے لئے ان افراد کو واسطہ قرار دیں تاکہ مطلوبہ نتیجے تک زیادہ بہتر انداز سے پہنچ سکیں؛ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں

نے اپنے والد کو واسطہ قرار دیا کہ وہ ان کے لئے طلب مغفرت کریں۔ قَالُواْ يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِين (34) ترجمہ: " ان لوگوں نے کہا بابا جان اب آپ ہمارے گناہوں کے لئے استغفار کریں ہم یقینا خطاکار تھے "۔ یا خداوند متعال نے فرمایا کہ پیغمبر خاتم ﷺ کی دعا واستغفار لوگوں کے اپنے استغفار و دعا سے زیادہ مؤثر ہے؛ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُواْ اللّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا (35) ترجمہ: "اور کاش جب ان لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا تو آپ کے پاس آتے اور خود بھی اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے حق میں استغفار کرتا تو یہ خدا کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔"

اور لوگ مریضوں کی شفایابی اور ان کے مسائل حل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰؑ سے رجوع کرتے تھے [اور وہ ان کی حاجت روائی کرتے تھے]۔ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّهِ وَأُبْرِئُ الأكْمَهَ وَالأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِين (36) ترجمہ: " میں تمہارے لئے مٹی سے پرندہ کی شکل بناؤں گا اور اس میں کچھ دم کردوں گا تو وہ حکمِ خدا سے پرندہ بن جائے گا اور میں پیدائشی اندھے اور مبروص کا علاج کروں گا اور حکمِ خدا سے مُردوں کو زندہ کروں گا اور تمہیں اس بات کی خبر دوں گا کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا گھر میں ذخیرہ کرتے ہو۔ ان سب میں تمہارے لئے نشانیاں ہیں اگر تم صاحبانِ ایمان ہو۔"

نتیجہ: چنانچہ انسان سے خدا کے قرب کے باوجود! گر افراد کی طرف سے اپنے اور خدا کے درمیان کسی کو واسطہ قرار دینے کا عمل غلط ہوتا تو خداوند متعال انہیں تنبیہ کرتا اور انہیں اس قسم کے عمل سے منع کرتا، نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اس راہ کو پسندیدہ راستہ اور اس عمل کو مقبول عمل قرار دیتا۔

شفاعت دنیاوی امور میں ہے جب کہ آخرت میں غیر اللہ سے شفاعت کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

منکرین شفاعت بعض دفعہ یہ شبہ ڈالتے ہیں کہ دنیا میں تو اسباب جائز ہیں لیکن امور آخرت میں ایسا عقیدہ درست نہیں۔

جواب:

خود آیات قرآن میں قیامت کے دن، غیر اللہ کی شفاعت کو اذن خدا کے ساتھ بیان کی گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ شرک ایک مفہوم عقلی ہے۔ دنیا اور آخرت میں مشرکانہ عقیدے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ بعض امور آخرت میں شرک ہوں اور بعض دنیا میں، ممکن ہے کہا جائے کہ جب خدا حکم دے تو شرک زائل ہو جاتا ہے اس کا جواب بھی وہی ہے۔ شرک ایک مفہوم عقلی ہے خدا کہ حکم دینے سے وہ مفہوم زائل نہیں ہوتا، پس ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ اصل شفاعت شرک ہے یا نہیں؟ ان کا جواب ہو گا نہیں۔ یہی ہمارا مطلوب ہے۔ اگر کہیں اصل میں شرک ہے، لیکن خدا کے دنیا میں جائز قرار دینے سے شرک نہیں رہتا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں کہ ہم تشخیص دیں کیا شرک ہے اور کیا شرک نہیں؟ اگر ایسا ہے تو آپ کو حق نہیں کہ ہر چیز کو شرک کہیں بلکہ خدا پر چھوڑ وہ کیا کہتا ہے۔ عقائد میں دنیا اور آخرت کی تقسیم آپ نے کی ہے خدا نے نہیں کی۔۔۔ دنیا میں انسان مشرک رہے خدا اسے اجازت دے دے اور آخرت کے بارے میں کہے شرک آخرت کے معاملے میں ممنوع ہے، یہ یہ عقلا درست ہے؟

عقیدہ شفاعت خدا کے عادل ہونے کی نفی کرتا ہے!

منکرین شفاعت ایک اعتراض یہ بھی کرتے ہیں کہ عقیدہ شفاعت عقاب اور سزا کے خاتمے کا سبب بنتا ہے اور شفاعت کے ذریعے سزا کا خاتمہ عدل کے منافی ہے۔ اگر یہ عدل ہے تو پھر اللہ کی جانب سے عقاب و سزا (معاذاللہ) ظلم کے زمرے میں آئے گا؛ اور اگر ظلم ہے اور عِقاب و سزا کا ہونا عدل ہے تو پھر شافعین کی شفاعت اور ان کی طرف سے عِقاب اور سزا کے خاتمے کے لئے ہونے والا کوئی بھی اقدام ظلم ہوگا۔

جواب :

عِقاب کا خاتم" شفاعت کے ذریعے خدا کا فضل ہے۔ ظلم و عدل جیسے دو عناوین اس پر صادق نہیں آتے۔ اگر خدا دقیق عدل کرے تو شاید کوئی بھی شخص جنت کا مستحق نہ ہو۔ اس پر احادیث موجود ہیں۔ خدا جس طرح دنیا میں انسان کے بہت سے گناہوں کے باوجود مختلف بہانوں سے انسان کی بخشش کے اسباب فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح آخرت میں بھی خدا اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ عدل سے بالاتر ہو کر انسانوں کی بخشش کے اسباب فراہم کرے گا۔ جس طرح خدا اپنے بندوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ عدل کریں۔

إِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ"۔ (37)

ترجمہ: "بلاشبہ اللہ عدالت، حسن سلوک [اور نیکی واحسان] کا حکم دیتا ہے۔"

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرينَ" (38)

ترجمہ: "اور اگر تم لوگ سزا دو تو ویسی ہی جیسی تمہیں سزا دی گئی تھی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔"

اب اگر کوئی بندہ کسی دوسرے کی بدی کو بخش دے تو قطعاً کوئی اسے ظلم نہیں کہے گا چونکہ اس نے عدل نہیں کیا۔ اسی طرح خدا نے بھی عدل سے بالاتر ہو کر شفاعت کو انسان کی بخشش کا ذریعہ بنایا ہے جسے ظلم نہیں کہا جا سکتا۔ خداوند تعالی سورہ نساء کی آیت نمبر ۴۸ میں فرماتا ہے۔ کہ شرک کے علاوہ خدا جسے چاہے گا بخش دے گا۔ تو کیا یہ عدل ہے یا ظلم؟ شرک کے علاوہ بھی تو گناہان کبیرہ ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَالِكَ لِمَن يَشَاء۔

ترجمہ: "اللہ اس بات کو معاف نہیں کر سکتا کہ اس کا شریک قرار دیا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش سکتا ہے۔"

*****

حوالہ جات

1۔ فراہیدی، خلیل ابن احمد، العین ج ا ص 260
2۔ اصفہانی، حسین بن محمد راغب، مفردات الفاظ قرآن، ص ۴۵۷
3۔ ابن منظو ابوالفضل، جمال الدین، لسان العرب، ذیل مادہ شفع
4۔ ابوالحسین، احمد بن فارس بن زکریا، معجم مقائیس اللغۃ، ج ۳ ص ۲۰۱
5۔ مصطفوی، حسن، التحقیق، ج ۶ ص ۸۲
6۔ علم الھدی، محمد باقر، شفاعت، ج ا، ص 43
7۔، عبداللہ، جوادی عاملی، تفسیر تسنیم، ج ۴، ص 262، نشر اسراء قم
8۔ ایضا ج 4، ص 262
9۔ ایضا۔
10۔ بقرہ 48
11۔ بقرہ 123
12۔ بقرہ 254
13۔ انعام 51
14۔ انعام 70
15۔ سجدہ 4
16۔ زمر 44
17۔ بقرہ 255
18۔ اعراف 53
19۔ سبا 23
20۔ انبیاء 28
21۔ مریم 87
22۔ طہ 109
23۔ زخرف 86
24۔ کتاب توحید، باب ۲۴، ص ۳۹۲، ح ۷۴۳۹
25۔ معاد در قرآن ج ۲ ص ۱۴۵
26۔ یونس 18
27۔ انبیاء 28
28۔ جن 18
29۔ محمد غزالی، احیاء العلوم، 169
30۔ نساء 64
31۔ زمر 44
32۔ ق 15
33۔ بقرہ 186
34۔ یوسف 97
35۔ نساء 64
36۔ آل عمران 49
37۔ نحل ۹۷
38۔ نحل 126